سورہ نمبر
(۱۵)

سُورَۃُ الحِجر

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الحِجر

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ حجر مکی ہے اس میں ۹۹ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱۵ ‏وقف

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ①

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

۱۵

سورہ حجر مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں چھ سو چون کلمے دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا
بہت آرزوئیں کریں گے کافر ف۱ کاش مسلمان ہوتے انہیں چھوڑو ف۲ کہ کھائیں

وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ
اور برتیں ف۳ اور امید ف۴ انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ف۵ اور جو بستی ہم نے

قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ
ہلاک کی اس کا ایک جانا ہوا نوشتہ تھا ف۶ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے آگے نہ بڑھے

مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ
نہ پیچھے ہٹے اور بولے ف۷ کہ اے وہ جن پر قرآن اترا

اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰۤئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ
بیشک تم مجنون ہو ف۸ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ف۹ اگر تم

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰۤئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا
سچے ہو ف۱۰ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے اور وہ اتریں تو انہیں

مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ
مہلت نہ ملے ف۱۱ بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں ف۱۲ اور بیشک

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ
ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور ان کے پاس کوئی

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ
رسول نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۳ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان مجرموں ف۱۴ کے دلوں

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾
میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۵ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۶

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْۤا
اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے جب بھی

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ع وَلَقَدْ
یہی کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے ف۱۷ اور بیشک

الجزء الرابع عشر

ف۱ یہ آرزوئیں یا وقت نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی جب کافر کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روز قیامت کے شدائد اور اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر زجاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال عذاب اور مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کرینگے کہ ف۲ اے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ف۳ دنیا کی لذتیں ف۴ تنعم و تلذذ و طول حیات کی جس کے سبب وہ ایمان کر محروم ہیں ف۵ اپنا انجام کار اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذات دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے ف۶ لوح محفوظ میں اسی معین وقت پر وہ ہلاک ہوئی ف۷ کفار مکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۸ انکا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت کہا تھا اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ف۹ جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتاب الٰہی ہونے کی گواہی دیں ف۱۰ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے ف۱۱ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دیئے جائیں ف۱۲ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے ایک یہ کہ اسکو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں ف۱۳ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفار مکہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جاہلانہ باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے ف۱۴ یعنی مشرکین مکہ ف۱۵ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا قرآن پر ف۱۶ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں یہی حال انکا ہے تو انہیں عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہیے ف۱۷ یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لیے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انہیں اس میں پڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا تو جب خود اپنے معائنہ سے انہیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا فائدہ ہوگا۔

منزل ۳

ع ۱ / ۱۵

جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ
ہم نے آسمان میں برج بنائے ف۱ اور اُسے دیکھنے والوں کیلئے آراستہ کیا ف۲ اور اُسے ہم نے

كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ
ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ف۳ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے روشن

مُبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا
شعلہ ف۴ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۵ اور اس میں

فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَ
ہر چیز اندازے سے اُگائی اور تمھارے لئے اس میں روزیاں کردیں ف۶

مَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ
اور وہ کردیئے جنھیں تم رزق نہیں دیتے ف۷ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں ف۸

وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ ﴿٢١﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ
اور ہم اُسے نہیں اُتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو باردر

فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ
کرنے والیاں ف۹ تو ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پھر وہ تمھیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے

بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿٢٣﴾
خزانچی نہیں ف۱۰ اور بیشک ہمیں جلائیں اور ہمیں ماریں اور ہمیں وارث ہیں ف۱۱

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿٢٤﴾
اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے ف۱۲

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
اور بیشک تمھارا رب ہی اُنھیں قیامت میں اُٹھائے گا ف۱۳ بیشک وہی علم و حکمت والا ہے اور بیشک ہم نے آدمی کو ف۱۴

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ
بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی ف۱۵ اور جن کو اس سے پہلے بنایا

مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي
بے دھوئیں کی آگ سے اور یاد کرو جب تمھارے رب نے فرشتوں سے فرمایا ف۱۶

ف۱ جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں وہ بارہ ہیں حمل۱ ثور۲ جوزا۳ سرطان۴ اسد۵ سنبلہ۶ میزان۷ عقرب۸ قوس۹ جدی۱۰ دلو۱۱ حوت۱۲ ف۲ ستاروں سے ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے ف۴ شہاب اس ستارہ کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں ف۵ پہاڑوں کے تاکہ ثابت و قائم رہے اور جنبش نہ کرے ف۶ غلے پھل وغیرہ ف۷ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ ف۸ خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو ف۹ جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں ف۱۰ کہ پانی تمھارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمھیں اس کی حاجت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالت عظیمہ ہے ف۱۱ یعنی تمام خلق فنا ہونے والی ہے اور ہمیں باقی رہنے والے ہیں اور مدعی ملک کی ملک ضائع ہو جائیگی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا ف۱۲ یعنی پہلی اُمتیں اور اُمت محمدیہ جو سب اُمتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی کر کے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کیلئے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جاتے ہیں شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت نماز کی صف اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صف اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور انکا اژدہام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچکر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہو گئے تاکہ صف اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُنھیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں انکو بھی جانتا ہے اور انکی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں ف۱۳ جس حال پر وہ مرے ہوں گے ف۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو ف۱۵ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اسکو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا ف۱۶ جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے۔

منزل ۳

ع ۲ ۱۰ ۲

خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٨﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ
میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اُسے ٹھیک کر لوں

وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ
اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں ف۱ تو اس ف۲ کیلئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تے

كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٣٠﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣١﴾
سب کے سب سجدے میں گرے سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ف۳

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ أَكُن
فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں

لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ
کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی فرمایا

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ
تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ف۴

الدِّينِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَإِنَّكَ
بولا اے میرے رب تو مجھے مہلت دے اُس دن تک کہ وہ اُٹھائے جائیں ف۵ فرمایا تو اُن میں ہے جنکو

مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا
اس معلوم وقت کے دن تک مہلت ہے ف۶ بولا اے رب میرے

أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾
قسم اسکی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں اُنھیں زمین میں بھلاوے دونگا ف۷ اور ضرور میں ان سب کو ف۸ بے راہ کر دونگا

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾
مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ف۹ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
بیشک میرے ف۱۰ بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا

الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ
ساتھ دیں ف۱۱ اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ف۱۲ اس کے سات دروازے ہیں ف۱۳

ف۱ اور اس کو حیات عطا فرما دوں
ف۲ کی تحیت و تعظیم
ف۳ اور حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے
ف۴ کہ آسمان و زمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی یہ سنکر شیطان
ف۵ یعنی قیامت کے دن تک اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مریگا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ
ف۶ جس میں تمام خلق مر جائے گی اور وہ نفخۂ اولیٰ ہے تو شیطان کے مردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ تک چالیس برس ہے اور اس کو اسقدر مہلت دینا

منزل ۳

اُس کے اکرام کے لیے نہیں بلکہ اس کی بلا و شقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لیے ہے یہ سنکر شیطان
ف۷ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤنگا
ف۸ دلوں میں وسوسہ ڈال کر
ف۹ جنھیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لیے برگزیدہ فرما لیا اُن پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید نہ چلے گا
ف۱۰ ایماندار
ف۱۱ یعنی جو کافر کہ تیرے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کریں
ف۱۲ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنیوالوں کا بھی
ف۱۳ یعنی سات طبقے ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں اول جہنم۔ لظیٰ۔ حطمہ۔ سعیر۔ سقر۔ جحیم۔ ہاویہ۔

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ ع إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَّ

ہر دروازے کے لیے اُن میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ف۱ بیشک ڈر والے باغوں اور چشموں میں ہیں

عُيُونٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم

ف۲ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ف۳ اور ہم نے اُنکے سینوں میں جو کچھ ف۴

مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا

کینے تھے سب کھینچ لیے ف۵ آپسمیں بھائی ہیں ف۶ تختوں پر روبرو بیٹھے نہ اُنھیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ

هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾

اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ف۷ میرے بندوں کو کہ بیشک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرٰهِيمَ ﴿٥١﴾

اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے اور اُنھیں احوال سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا ط قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا

ف۸ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ف۹ کہا ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ف۱۰ اُنھوں نے کہا

تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلٰى أَن مَّسَّنِيَ

ڈریئے نہیں ہم آپکو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ف۱۱ کہا کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا

الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ

اب کاہے پر بشارت دیتے ہو ف۱۲ کہا ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے ف۱۳ آپ نا اُمید

الْقٰنِطِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّآلُّونَ ﴿٥٦﴾

نہ ہوں کہا اپنے رب کی رحمت سے کون نا اُمید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے ف۱۴

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلٰى قَوْمٍ

کہا پھر تمھارا کیا کام ہے اے فرشتو ف۱۵ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے

مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا اٰلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ

گئے ہیں ف۱۶ مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم بچالیں گے ف۱۷ مگر اس کی عورت

قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٦٠﴾ ع فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾

ہم ٹھہرا چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہجانے والوں میں ہے ف۱۸ تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے ف۱۹

ف۱ یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہرایک کے لیے جہنم کا ایک درکہ معین ہے ف۲ اُنسے کہا جائیگا کہ ف۳ یعنی جنت میں داخل ہو امن و سلامتی کیساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی ف۴ دنیا میں ف۵ اور اُنکے نفوس کو حقد و حسد و عناد و عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کردیا وہ ف۶ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر انھیں میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد و عداوت اور بغض و حسد نکالدیا گیا ہے ہم آپسمیں خالص محبت رکھنے والے ہیں اس میں روافض کا رد ہے

ف۷ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۸ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اسلیئے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے ف۹ یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپکی تحیت و تکریم بجالائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُنسے ف۱۰ اسلیئے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا ف۱۱ یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اسپر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۱۲ یعنی ایسی پیرانہ سالی میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے کسطرح اولاد ہوگی کیا ہمیں پھر جوان کیا جائیگا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا فرشتوں نے۔

ف۱۳ قضائے الٰہی اس پر جاری ہو چکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذریت بہت پھیلے

ف۱۴ یعنی میں اس کی رحمت سے نا اُمید نہیں کیونکہ رحمت سے نا اُمید کافر ہوتے ہیں ہاں اس کی سنت جو عالم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے

ف۱۵ یعنی اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جسکے لیے تم بھیجے گئے ہو

ف۱۶ یعنی قوم لوط کی طرف کہ ہم اُنھیں ہلاک کریں

ف۱۷ کیونکہ وہ ایماندار ہیں

ف۱۸ اپنے کفر کے سبب

ف۱۹ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم اُن کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے

ع ۳ ۱۹ ۳

وقف لازم

منزل ۳

ع ۴ ۱۶ ۴

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿۶۲﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ
کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ف۱ کہا بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ ف۲ لائے ہیں جس میں یہ لوگ
يَمْتَرُونَ ﴿۶۳﴾ وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۶۴﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ
شک کرتے تھے ف۳ اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے
بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَ
لیکر باہر جایئے اور آپ اُنکے پیچھے چلیے اور تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ف۴ اور
امْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ
جہاں کو حکم ہے سیدھے چلے جایئے ف۵ اور ہم نے اُسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ان
هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿۶۶﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۶۷﴾
کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ف۶ اور شہر والے ف۷ خوشیاں مناتے آئے
قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿۶۹﴾
لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہیں ف۸ مجھے فضیحت نہ کرو ف۹ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو ف۱۰
قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِن كُنتُمْ
بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں اگر تمہیں
فَاعِلِينَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۷۲﴾ فَأَخَذَتْهُمُ
کرنا ہے ف۱۱ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ف۱۲ بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں تو دن نکلتے
الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
اُنہیں چنگھاڑ نے آ لیا ف۱۳ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اُس کے نیچے کا حصہ کر دیا ف۱۴ اور اُن پر کنکر کے
حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ﴿۷۴﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿۷۵﴾ وَإِنَّهَا
پتھر برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کیلئے اور بیشک
لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿۷۶﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۷۷﴾ وَإِن
وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے ف۱۵ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو اور بیشک
كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿۷۸﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا
جھاڑی والے ضرور ظالم تھے ف۱۶ تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا ف۱۷ اور بیشک یہ

ف۱ نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو فرشتوں نے

ف۲ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے

ف۳ اور آپ کو جھٹلاتے تھے

ف۴ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کیے گئے

ف۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم ملک شام کو جانے کا تھا

ف۶ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کر دی جائے گی

ف۷ یعنی شہر سدوم کے رہنے والے حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سنکر بہ ارادہ فاسدہ و بہ نیت ناپاک

ف۸ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم اُنکی بے حرمتی کا قصد کرکے

ف۹ کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لیے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے

ف۱۰ اُنکے ساتھ برا ارادہ کرکے اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام کو

منزل ۳

ف۱۱ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے

ف۱۲ اور مخلوق الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے

ف۱۳ یعنی ہولناک آواز نے

ف۱۴ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اُٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کرکے زمین پر ڈال دیا

ف۱۵ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضب الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں

ف۱۶ یعنی کافر تھے ایکہ جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا

ف۱۷ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا۔

لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾ؑ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾ۙ وَ

دونوں بستیاں ف۲ کھلے راستہ پر پڑتی ہیں ف۳ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۴ اور

اٰتَیْنٰهُمْ اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ۙ وَكَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ

ہم نے اُنکو اپنی نشانیاں دیں ف۵ تو وہ اُن سے منہ پھیرے رہے ف۶ اور وہ پہاڑوں میں گھر

الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ۙ

تراشتے تھے بے خوف ف۷ تو اُنھیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے آلیا ف۸

فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ؕ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ

تو اُن کی کمائی کچھ اُن کے کام نہ آئی ف۹ اور ہم نے آسمان اور

الْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ فَاصْفَحِ

زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بیشک قیامت آنیوالی ہے ف۱۰ تو تم اچھی طرح

الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ

درگزر کرو ف۱۱ بیشک تمھارا رب ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ف۱۲ اور بیشک ہم نے تم کو

سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى

سات آیتیں دیں جو دوہرائی جاتی ہیں ف۱۳ اور عظمت والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے اُنکے

مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی ف۱۴ اور انکا کچھ غم نہ کھاؤ ف۱۵ اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّیْۤ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۹﴾ۚ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى

پروں میں لے لو ف۱۶ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانیوالا (اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا

الْمُقْتَسِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ۙ الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ

جنھوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کر لیا ف۱۷ تو تمھارے رب کی قسم

لَنَسْــٴَـلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ۙ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ف۱۸ جو کچھ وہ کرتے تھے تو علانیہ کہدو جس بات کا تمھیں حکم ہے

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ ﴿۹۵﴾ۙ

ف۱۹ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ف۲۰ بیشک ان ہنسنے والوں پر ہم تمھیں کفایت کرتے ہیں ف۲۱

ع ۱۹ / ۵ — الربع — منزل ۳

ف۱ یعنی قوم لوط کے شہر اور اصحاب ایکہ کے ف۲ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہل مکہ تم اُنکو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے ف۳ حجر ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جسمیں قوم ثمود رہتے تھے اُنھوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانیکی دعوت دیتا ہے ف۴ کہ پتھر سے ناقہ پیدا کیا جو بہت عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اسکا عظیم الجثہ ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ یہ سب حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات اور قوم ثمود کیلئے ہماری نشانیاں تھیں ف۵ اور وہ ایمان نہ لائے ف۶ کہ اُنھیں اس کے گرنے اور اسمیں نقب لگائے جانیکا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہو سکتے اسپر کوئی آفت نہیں آسکتی ف۷ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے ف۸ اور انکی مال و متاع اور انکے مضبوط مکان اُنھیں عذاب سے نہ بچا سکے ف۹ اور ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا ملے گی ف۱۰ اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنی قوم کی ایذا پر تحمل کرو یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہو گیا ف۱۱ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے ف۱۲ نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہوا ف۱۳ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے آپکو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جنکے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاع دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصاریٰ وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جسکے سامنے دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں ف۱۴ کہ وہ ایمان نہ لائے ف۱۵ اور اُنھیں اپنے کرم سے نوازو ف۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو اُنکے خیال میں اُنکی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جنمیں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے اس طرح اُنھوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ شخص مراد ہیں جنھیں کفار نے مکہ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا حج کے زمانہ میں ہر ہر راستہ پر اُنمیں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنیوالوں کو بہکانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کیلئے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کوئی آنیوالوں سے یہ کہتا تھا کہ اُنکی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں کوئی کہتا وہ کذاب ہیں کوئی کہتا وہ مجنون ہیں کوئی کہتا وہ کاہن ہیں کوئی کہتا وہ شاعر ہیں یہ سنکر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا اُس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے اُن کی نسبت ایسا سنا وہ کہدیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ف۱۷ روز قیامت ف۱۸ اور جو کچھ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے ف۱۹ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبداللہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوت اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کیجاتی تھی ف۲۰ یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنیکی پرواہ نہ کرو اور انکی طرف ملتفت نہ ہو اور انکے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو ف۲۱ کفار قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپکے ساتھ تمسخر و استہزاء کرتے تھے اسود بن مطلب کیلئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی یا رب اسکو اندھا کر دے ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور اُنھوں نے حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور اُنھوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کف پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں انکا شر دفع کرونگا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہو گئے۔ ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہبند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا۔ عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھکو محمد نے قتل کیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقا ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لُو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھکو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہو گیا۔ انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خازن)۔

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ

جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب جان جائیں گے ف۱ اور بیشک

نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

ہمیں معلوم ہے کہ اُن کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ف۲ تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے

وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۳ اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو

ع ۲۰ / ۶

ف۱ اپنا انجام کار۔

ف۲ اور ان کے طعن و استہزاء اور شرک و کفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے۔

ف۳ کہ خدا پرستوں کیلئے تسبیح و عبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔